بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ وفا۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ نعیم احمد کے اپریشن کے سلسلہ میں) لاہور میں مقیم ہیں۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔
حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے احباب دعائے صحت کرتے رہیں۔
اہلیہ صاحبہ حاجی محمد نذیر صاحب شاہجہانپور کی لاش جو کچھ عرصہ سے بطور امانت وہاں دفن تھی یہاں لائی گئی۔ اور کل بعد نماز جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ بلندی درجات کے لئے دعا کی جائے۔



یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۲ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۱۰ رجب ۱۳۶۳ھ | ۲ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۵۳

روزنامہ الفضل قادیان ———— ۱۰ رجب ۱۳۶۳ھ

# ملفوظات حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

## فرمودہ ۳۱ مئی ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

### سوال کرنیکا بالکل لغو طریق

ایک شخص نے سوال کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشتی نوح میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ "جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔" اس میں "چھوٹے حکم" سے کیا مراد ہے اور ٹالنے سے کیا مراد ہے اور نجات سے کیا مراد ہے؟

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ اس میں "سے" سے کیا مراد ہے اور "بھی" سے کیا مراد ہے۔ اور "دروازے" سے کیا مراد ہے۔ چھوٹے حکم سے مراد چھوٹا حکم ہی ہے اور ٹالنے سے مراد ٹالنا ہی ہے اور نجات سے مراد نجات ہی ہے۔ یہ سوال کرنے کا بالکل لغو طریق ہے۔ آپ بعد میں مولوی سرور شاہ صاحب سے اس حوالے کا مطلب پوچھ لیں۔

### چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے

حضور کے اس ارشاد پر بھی سائل خاموش نہ ہوا۔ اور اس نے نہایت ناپسندیدہ انداز میں پھر اسی سوال کو دہرا دیا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

درحقیقت بعض الفاظ کسی چیز کے کمال پر دلالت کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ بھی مراد ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے ہر چیز ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہے۔ ایک انسان اگر شریعت کے ایک چھوٹے سے چھوٹے حکم کا بھی انکار کر دیتا ہے۔ تو اس کے بعد اگر اسے توبہ نصیب ہو جاتی ہے۔ تب تو اور بات ہے۔ اُس کا انکار توبہ کے بعد رہتا ہی نہیں لیکن اگر اُسے توبہ نصیب نہیں ہوتی۔ تو اس میں کیا شبہ ہے کہ وہ چیز اُسے کھینچ کر ایسی بدیوں کی طرف لے جائے گی۔ جو اسے نجات سے محروم کر دیں گی۔ پس حقیقت یہی ہے۔ کہ انسان کی چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی اُسے ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ جو شخص بدی کے بعد توبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دیتا ہے۔ لیکن وہ شخص جسے موت تک توبہ نصیب نہ ہو۔ اس کے متعلق یہی کہا جائیگا۔ کہ وہ نجات سے محروم رہا۔

حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گذرے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ان میں سے ایک قبر والے کو محض اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے اپنے کپڑوں کو بچاتا نہیں تھا۔ اب قرآن کریم میں تو کہیں پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا حکم نہیں ہے۔ جب اتنی سی بات پر ایک شخص کو عذاب دیا گیا تو قرآن کریم کے سات سو احکام جو بہرحال اس سے بڑھکر ہیں اُن میں سے کسی ایک کی نافرمانی انسان کو کیوں نجات سے محروم کرنے والی نہیں ہو گی۔

### گناہ کے بعد توبہ کرنیوالے کی حالت

پس اللہ تعالےٰ نے جو حکم بھی دئے ہیں۔ خواہ وہ بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں، یا بڑے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی انسان کو نجات سے محروم کر دیتا ہے۔ مگر ایک انسان ایسا ہوتا ہے جو گناہ کے بعد توبہ کر لیتا ہے۔ اس کی حالت اَور ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص گناہ کے بعد توبہ کر لیتا ہے وہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ پس اگر یہ سمجھا جائے کہ اس حوالہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ جو شخص کسی حکم کا انکار کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ چاہے توبہ کر لے اس کی نجات نہیں ہو سکتی۔ تو یہ جھوٹ ہے۔ اس حوالہ کا یہ مطلب نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو شخص چوری کرتا ہے یا جھوٹ بولتا ہے یا کسی اور بدی کا ارتکاب کرتا ہے اور مرتے دم تک اُسے توبہ نصیب نہیں ہوتی وہ نجات سے محروم ہے۔ چاہے سات سو احکام میں سے اُس نے ایک حکم کا ہی انکار کیا ہو۔ اور اگر وہ چوری وغیرہ کر کے توبہ کر چکا ہوگا تو چونکہ خدا کے حساب میں توبہ کی وجہ سے وہ چوری مٹ چکی ہو گی۔ اس لئے ایسی بدی اس کی نجات میں حائل نہیں ہو سکے گی۔

### ٹیڑھا سوال کرنے کی لغو عادت

فرمایا۔ یہ ایک لغو عادت ہے۔ جو بحث مباحثہ کی وجہ سے ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ٹیڑھا سوال کرتے ہیں۔ اور پھر اس سوال کے کرتے وقت نہ ادب کا لحاظ رکھتے ہیں نہ دوسرے کے مقام کا پاس کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو بحث مباحثہ کی اتنی عادت ہو گئی ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے روحانیت بالکل مر گئی ہے۔ پہلے تو اس شخص نے سوال غلط کیا۔ اور پھر جب میں نے سمجھایا کہ یہ طریق غلط ہے۔ تو اُس نے مجھ پر اس طرح حملہ کیا۔ جس طرح ایک استاد شاگرد کو ڈانٹتا ہے۔

وہ شخص کھڑا ہوا۔ اور اُس نے عرض کیا کہ مجھے معاف فرما دیا جائے۔

حضور نے فرمایا۔ معافی خدا سے مانگیں یہ طریق بیہودہ ہے۔ کہ اول تو سوال غلط رنگ میں کیا جائے اور جب سمجھایا جائے۔ تو دولتی ماری جائے۔ یہ طریق بڑا ناقص اور انسان کو روحانیت سے محروم کر دینے والا ہے۔ سیدھی طرح سوال کرنا چاہیئے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اور پھر جو جواب بتایا جائے۔ اُسے سُننا چاہیئے قرآن کریم میں یہی آتا ہے واسمعوا (التغابن ع)

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر قادیان سے شائع کیا

تمہارا کام یہ ہے۔ کہ تم سنو نہ یہ کہ بحث مباحثہ کا رنگ اختیار کر لو۔

## غلطی کو تسلیم کر لینے میں ہی برکت ہے

فرمایا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب آخری جلسہ سالانہ پر تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو چونکہ آپ بیمار تھے۔ اور پیدل نہیں جا سکتے تھے۔ اس لئے آپ نے چاہا کہ اگر گاڑی کا انتظام ہو جائے۔ تو اس میں سوار ہو کر آپ جلسہ گاہ میں تشریف لے جائیں۔ آپ نواب صاحب سے ان دنوں کسی بات پر خفا تھے بعد میں تو صلح ہو گئی۔ اور آپ نے انہی کی کوٹھی پر وفات پائی۔ مگر ان دنوں آپ ان پر ناراض تھے اور گاڑی سوائے ان کے اور کسی کے پاس نہیں تھی۔ آپ نے مجھے بلایا۔ اور فرمایا میاں میں تو پیدل نہیں جا سکتا۔ تم نواب صاحب سے گاڑی منگوا دو۔ مگر میرا نام نہیں لینا۔ اپنے نام پر منگواؤ۔ میں نے نواب صاحب کو کہلا بھیجا۔ کہ مجھے گاڑی چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے بھیج دی۔ اور آپ اس میں سوار ہو کر جلسہ گاہ میں پہنچے عام اندازہ یہی تھا۔ کہ تقریر گھنٹہ دو گھنٹے ہو گی۔ اس لئے گاڑی بان نے مجھ سے کہا۔ کہ یہاں لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے خچریں دولتیاں ماریں گی۔ اور شور کریں گی آپ مجھے وقت بتا دیں۔ میں اس وقت دوبارہ گاڑی لے کر آ جاؤں گا۔ اس وقت یہاں ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مولوی محمد علی صاحب میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ گاڑی والا کہتا ہے۔ میں اب چلا جاتا ہوں۔ آپ وقت بتا دیں میں اس وقت آ جاؤں گا۔ مگر میں ڈرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو حضرت مولوی صاحب جلدی تقریر ختم کر دیں۔ اور اس وقت گاڑی موجود نہ ہو۔ مولوی محمد علی صاحب کہنے لگے اس سے کہہ دیں وہ ایک گھنٹہ کے بعد آ جائے۔ میں نے بھی کچھ ان کے اشارے کی وجہ سے اور کچھ گاڑی بان کی گھبراہٹ کی وجہ سے کہہ دیا۔ کہ وہ چلا جائے۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد آ جائے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی طبیعت بہت خراب تھی۔ ابھی آپ نے آدھ گھنٹہ ہی تقریر کی تھی۔ کہ لیکچر بند کر دیا۔ اور باہر آ کر فرمانے لگے۔ میاں گاڑی کہاں ہے۔ مجھے آپ کی تقریر میں ہی ایک دو منٹ پہلے پتہ لگ گیا تھا۔ کہ اب تقریر ختم ہونے والی ہے۔ اور میں نے اسی وقت گاڑی بان کی طرف آدمی دوڑا دیا تھا۔ مگر اس کے آنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ حضرت خلیفہ اول رض نے لیکچر ختم کیا۔ اور پیدل ہی مسجد سے چل پڑے۔ اور فرمانے لگے۔ لوگ بات بالکل نہیں سمجھتے۔ انہیں کہا کچھ جاتا ہے۔ اور کرتے کچھ ہیں۔ میں باتیں سنتا رہا۔ اور خاموش رہا۔ میں یہ بھی جانتا تھا۔ کہ بیماری میں چونکہ کچھ چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ اس بات کو برداشت نہیں کر سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پھر شکوے کا اظہار کیا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ میں سمجھا تھا تقریر گھنٹہ بھر ضرور ہو گی۔ اس لئے میں نے گاڑی بان کو واپس بھجوا دیا۔ مگر حضور کی تقریر جلدی ختم ہو گئی میں نے اس وقت مولوی محمد علی صاحب کا نام نہیں لیا۔ کیونکہ اصل ذمہ داری مجھ پر ہی تھی۔ جب میں نے یہ عذر کیا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمانے لگے من حرامی حجتاں ڈھیر۔ مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفہ اول رض کی ہاں میں ہاں ملاتے چلے گئے۔ کہ انہوں نے ٹھیک نہیں کیا۔ حالانکہ انہوں نے ہی کہا تھا۔ کہ ایک گھنٹہ کے لئے گاڑی کو بھجوا دیا جائے۔ مگر میں چپ کر کے اس بات کو پی ہی گیا۔

تو انسان کے لئے برکت اسی میں ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرے۔ اور اس غلطی کے جو نتائج ہوں ان کو برداشت کرے۔ میں نے اس وقت یہ نہیں کہا کہ مولوی محمد علی صاحب نے مجھے ایسا مشورہ دیا تھا۔ کیونکہ مجھے کس نے کہا تھا کہ میں اس بارہ میں مولوی محمد علی صاحب سے پوچھوں اور مشورہ لوں۔

## خادم صاحب کی علالت

ٹمپریچر ہر روز ۹۹.۶ تک ہو جاتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت جو پہلے ہی حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی بڑھتی جا رہی ہے۔ دو ماہ کے طویل بخار نے عزیزم خادم کو بالکل نڈھال کر دیا ہے۔ ان حالات میں دعاؤں کی خاص ضرورت ہے

# اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا** (۱) اخوند محمد اکبر خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ...ی سی خود اور ان کے بال بچے بیمار ہیں۔ (۲) منشی الطاف حسین صاحب کلرک لنگر خانہ پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں (۳) شیخ محمد یوسف صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۴) عبدالرحیم صاحب محاسب میونسپل کمیٹی رحیم یار خاں کے بچے بیمار ہیں (۵) ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب بھیرہ کا بچہ حمید احمد بیمار ہے (۶) ملک عزیز احمد صاحب جھانسی بعارضہ دل و دماغ بیمار ہیں۔ (۷) عبدالرحمن صاحب سابق سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈسکہ کا بچہ بیمار ہے۔ (۸) محمد عثمان نور صاحب ایس۔ آئی پولیس رینگالی ضلع بسیل پور کا بچہ بیمار ہے۔ (۹) احمد حسین صاحب کاتب الفضل کی ہمشیرہ سعیدہ بیگم عرصہ سے بیمار ہے۔ (۱۰) غلام محمد صاحب پرویز مغلپورہ اپنے بھانجے کی امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

**ولادت** (۱) جناب شیخ عنایت اللہ صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ کے ہاں بتاریخ ۹ ماہ احسان ۱۳۲۳ھش اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ اور (۲) جناب قاضی محمد نور الدین صاحب اجل گولیکی ضلع گجرات کے ہاں ۴ ماہ احسان ۱۳۲۳ھش کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دونوں بچوں کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید سجاد احمد دفتر الفضل قادیان (۳) مولوی شریف احمد صاحب امینی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کے ہاں ۷ جون ۱۹۴۴ء کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب بچی کی صحت درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

**اعلانات نکاح** ۲۸ جون ۱۹۴۴ء بعد نماز عصر محمد شفیع صاحب ابن چودھری لال خان صاحب کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ

**ادعیۃ المسیح الموعود** میاں محمد یامین تاجر کتب قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی و غیر الہامی دعائیں یکجائی طور پر کتابی صورت میں چھاپی ہیں بچے بوڑھے جوان سب کو چاہیئے کہ یہ دعائیں یاد کر لیں قیمت دو آنہ فی کاپی

مکرم خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے ساتھ چھ صد روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ (۲) ۶ جون کو حنیفہ بیگم بنت فضل احمد صاحب قوم ارائیں ساکن سیکھواں تحصیل و ضلع گورداسپور کا نکاح عبداللہ ولد گوہر علی صاحب قوم ارائیں ساکن بھولیوال تحصیل و ضلع امرتسر سے ۴۰۰ روپیہ مہر پر میاں سلطان احمد صاحب نے پڑھا۔ خاکسار غلام محمد ناظم کیپر پریسین کمپنی قادیان (۳) میاں محمد عبداللہ صاحب ولد مرزا احمد حسن صاحب گجراتی حال لاہور کا نکاح خورشید بیگم صاحبہ بنت میاں غلام محمد صاحب ساکن کوٹ پیر حسین ضلع گجرات کے ساتھ ۲۲۳ روپے مہر پر مرزا احمد حسین صاحب فتح پور نے ۲۸ مئی ۱۹۴۴ء کو پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔

**وفات** میر عطاء اللہ خان صاحب جودھ پور کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

**تقرر** آئندہ کے لئے چودھری محمد شریف صاحب کی جگہ چودھری عطاء اللہ خان صاحب کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۷۹ ج ب ضلع شاہ پور مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

**مسجد دارالبرکات میں بجلی کے پنکھے** شیخ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ نے مسجد دارالبرکات میں بجلی کے تین پنکھے لگوائے ہیں۔ اور بجلی کا خرچ بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔ سیٹھ صاحب ممدوح کے لئے احباب جماعت دعا کریں۔

**امتحان میں کامیابی** چودھری عطاء اللہ صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے امسال ایم۔ اے فارسی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔

**انسپکٹر وصایا کی** ایک انسپکٹر وصایا کی ضرورت ہے۔ جس کا کام وصایا کرانا تشخیص بجٹ موصیان وغیرہ ہو گا تنخواہ ۳۰ روپے اور جنگ الاؤنس ۹/۸ روپے ماہوار ملے گا۔ سفر خرچ علاوہ مطابق قواعد ہو گا۔ مولوی فاضل یا مذکورہ

# زکوٰۃ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ایک صاحب نے زکواۃ کے متعلق کچھ استفسار فرمایا ہے۔ جس کے بعض حصے یہ ہیں

(۱) ہم جب بھی زکواۃ کے متعلق جماعتی رنگ میں تحریک کرتے ہیں۔ تو ہمارے ایک مہربان زکواۃ کے مسئلہ پر منطقیانہ اور فلسفیانہ اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہماری تحریک نامکمل رہ جاتی ہے۔

جواب۔ جب تک ان کے فلسفیانہ اعتراضات نہ معلوم ہوں۔ میں کیا جواب ان کا دے سکتا ہوں۔ پس آپ انکے اعتراضات محکمہ افتاء یا دفتر تعلیم و تربیت کو لکھیں۔ تاکہ وہ ایسے دوستوں کی طرف توجہ فرمائیں

(۲) زکواۃ کس مال پر دینی چاہیئے؟

جواب۔ چاندی۔ سونا۔ سکے۔ اونٹ گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ تمام غلے کھجور۔ انگور اور مال تجارت

(۳) میرے پاس ایک ہزار کے سونے کے زیور ہیں۔ ہم نے ان کی زکواۃ ادا کر دی۔ اب کیا دوسرے سال بھی ان پر زکواۃ ہوگی یا نہیں

جواب۔ زکواۃ سے چونکہ اسلامی گورنمنٹوں کے خرچ چلتے ہیں۔ اس لئے زکواۃ صرف ایک سال دے کر بند نہیں ہوتی۔ بلکہ جب تک نصاب ہوگا۔ ہر سال اس پر زکواۃ دینی ہوگی اس میں فائدہ یہ ہے کہ مال جمع کر کے رکھنا اسلام کا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقصد ہے کہ وہ ہر وقت تجارت کی گردش میں رہے اور مال میں ترقی ہوتی رہے۔

خانگی زیورات کی زکواۃ کا قاعدہ یہ ہے کہ جو زیور عام طور پر نہ خود پہنے جائیں نہ غریبوں کو عاریۃً دیئے جائیں۔ صرف ان پر زکواۃ ہے۔ ہمیشہ پہننے والے زیورات یا ان زیوروں پر جو غربا کو عاریۃً دیئے جاتے ہوں زکواۃ فرض نہیں ہے۔ لیکن جس سونے پر فرض ہے۔ اس پر ہر سال صرف سونے کے وزن کے لحاظ سے دینی ہوگی۔ خواہ نرخ سونے کا کچھ ہو۔ بشرطیکہ وہ زیورات پورے سال بھر قبضہ میں رہے ہوں۔ قرآنی دلیل تو یہ ہے۔ کہ زکواۃ جمع شدہ مال پر دینی چاہیئے۔ اور ہر بارہ ماہ بعد دینی چاہیئے دیکھو سورۃ توبہ الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ ........ ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ (سورہ توبہ رکوع ۵) مگر علاوہ قرآن کے ایک چیز سنت رسول ہے۔ یعنی متواتر فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کا تعامل وہ سب سونے کے زیورات کے بارے میں بارہ ماہ کی مہلت دیتا ہے۔ ہاں غلوں اور میووں وغیرہ کی زکواۃ صرف ایک دفعہ دی جاتی ہے۔

(۴) میرے پاس ایک لاکھ کی زمین ہے جسے گاہے بگاہے دو چار ہزار کی زمین بیچ کر میں اپنا خرچ چلاتا ہوں۔ اس کی زکواۃ کس صورت سے ادا کروں اور چندہ کس صورت سے؟

جواب۔ زمین پر اور مکان پر زکواۃ نہیں ۴ ہزار کے عوض آپ نے اگر یکم جنوری ۱۹۴۳ء کو زمین کا ایک ٹکڑا بیچا ہے۔ تو وہ روپیہ آپ خرچ کرتے رہیں۔ ہاں اگلے سال یعنی یکم جنوری ۱۹۴۴ء کو اس چار ہزار میں سے آپ کے پاس نصاب سے زیادہ کوئی رقم بچ رہے۔ تو صرف اس رقم پر زکواۃ دینی ہوگی۔

رہا چندہ ماہوار سو اگر آپ کو سلسلہ کی خدمت کا زیادہ جوش ہے۔ تو آپ اس رقم کا سولھواں حصہ اسی وقت ادا کر دیں گے۔ ورنہ آپ مثلاً اس چار ہزار میں سے اندازہ لگائیں گے کہ دوصد روپیہ ماہوار میرا خرچ ہے۔ اور بیس ماہ تک یہ رقم چلے گی۔ تو ہر ماہ دوصد روپیہ پر شرح مقررہ کے حساب سے چندہ ادا کر دیا کریں۔ اور جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ماہ کی آمد یعنی ۲۰۰ روپیہ کا دسواں حصہ ہوگا۔ یعنی آپ کا سال بھر کا چندہ یہی ہوگا اور آپ کی ماہوار آمد وہی تصور ہوگی۔ جو آپ کا ماہوار خرچ ہے۔ یعنی دوصد روپیہ اگر آپ کو زکواۃ سے بچنا ہے۔ تو ایک سال میں صرف اتنی ہی زمین فروخت کیا کریں۔ کہ بارہ ماہ بعد اس قیمت میں سے کچھ بچا نہ کرے۔ کیونکہ زکواۃ ایک سال کی بچت پر ہوا کرتی ہے۔

(۵) جس شخص کی ماہوار کوئی آمد نہ ہو۔ اس کا تو یہی ذریعہ ہے۔ کہ زمین فروخت کرے جب یہ روپیہ خرچ ہو گیا۔ تو پھر اور زمین کر

ذبح کر ڈالا۔ اور اس کو کھانا شروع کیا۔ شائد ایسے لوگ آپ کے قادیان شریف میں بھی ہونگے۔ جو زمین کے قصائی ہوں گے۔

جواب۔ اگر کوئی صورت آمدنی کی نہ ہو اور آدمی صرف زمین ہی رکھتا ہو۔ تو واقعی اس کے گزارہ کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ اسے بیچے اور کھائے۔ جان اور پیٹ سب سے مقدم ہے۔ اور ایسے لوگ قادیان میں کیا ہر جگہ ہوتے ہیں۔ جہاں کسی پر مصیبت پڑے گی۔ وہ جو کچھ بھی ہوگا فروخت کریگا ہاں جو لوگ صاحب مقدرت ہوں۔ اور یونہی تعیش کی خاطر جائدادیں بیچتے ہوں۔ وہ خدا کے زیر عتاب ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تم کوئی جائداد فروخت نہ کرو جب تک کہ ویسی ہی اور اس کی قائمقام جائداد نہ بنا لے۔ لیکن مجبوری کا کوئی علاج نہیں۔ ہاں دین کی خاطر سب جائداد اور مال دے دینا صفت صدیقی ہے آگے اللہ تعالے ہر ایک کی نیت اور حالات سے واقف ہے۔

(۶) اپنے تاجرانہ مال پر زکواۃ کا جو خاص مسئلہ آپ نے پیش کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسے تفصیلی طور پر مفتی سلسلہ کے دفتر میں بھیجیں۔ وہ آپ کو اس کا جواب دے سکیں گے۔

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سیاسی فلم کے متعلق

رشید احمد صاحب نے لاہور سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں حسب ذیل تار ارسال کیا۔

از راہ کرم بذریعہ تار مطلع فرمائیں کہ کسی احمدی کو اگر کسی کی طرف سے خالص سیاسی فلم Mission to Moscow دیکھنے کی دعوت دی جائے۔ تو اسے دیکھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو فلم حقیقی مناظر کی ہے۔ تو کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن اگر وہ ایکٹنگ سے تیار کی گئی ہے۔ تو اسے دیکھنے کی اجازت نہیں۔

## تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ضرورت کارکنان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں بھجوادیں درخواست میں موجودہ تنخواہ اور عمر بھی لکھی جائے نیز یہ بھی تحریر کیا جائے۔ کہ اگر انکی درخواست منظور ہو جائے۔ تو وہ کب تک فارغ ہو کر آسکتے ہیں۔ نیز یہ کہ کم از کم وہ کس تنخواہ پر آنے کو تیار ہیں۔

(۱) منشی فاضل ٹرینڈ (او۔ ٹی۔ یا ایس وی ہو) جسے ہائی کلاسز کو فارسی اور اردو پڑھانا ہوگا۔

(۲) فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹر

(۳) بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

جن امیدواروں کی درخواستیں اس سال میں دفتر ہذا میں آئی ہیں۔ ان کو دوبارہ درخواست بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کو پراویڈنٹ فنڈ یا پنشن کی مراعات حاصل ہیں۔ ایک سال امتحانی تقرر کا زمانہ گزرنے پر تاریخ تقرر سے کارکن کو مستقل کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ کام تسلی بخش ہو۔ حسب قواعد کارکنان کو جنگ الاؤنس بھی دیا جاتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

## تازہ سندھی ٹریکٹ

ٹریکٹ "دونوں جہانوں میں فلاح حاصل کرنے کا طریقہ" نہائت اعلےٰ لکھائی چھپائی اور عمدہ کاغذ پر سندھی زبان میں شائع کیا گیا ہے یہ ٹریکٹ مصنفہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ہے۔ اور مسلم و غیر مسلم احباب میں تبلیغ کے لئے نہائت مفید ہے۔ ۴۴ صفحہ کا ٹریکٹ قیمت سوا دو آنہ فی

# حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کا ذکر خیر

حال میں مکرم استاد حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات کی افسوسناک خبر پہونچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم مغفور کو جنت الفردوس بخشے۔ آمین

حضرت آپا جان سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ غفر اللہ لہا کی وفات کے بعد ایک دوسرا عزیز وجود ہم سے جدا ہو گیا۔ یہ دونوں وجود یتامیٰ مساکین۔ بیواؤں اور غریبوں کی خبر گیری اور خدمت گذاری کے لحاظ سے جماعت میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ حضرت میر صاحب مرحوم نے حضرت نانا جان رضؓ کی وفات کے بعد دور الضعفاء کے قائم رکھنے اور ضعفاء و یتامیٰ کی خبر گیری میں از حد دلچسپی لی۔ مرحوم اکثر مبلغین کے جو اس وقت مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ استاد تھے۔ میں نے اور میرے ہم جماعت دوستوں نے تو مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت سے لیکر مولوی فاضل تک ان سے تعلیم پائی۔ آپ کا طریقہ تعلیم نہایت اچھا تھا۔ جو مضمون بھی پڑھاتے۔ شاگردوں کے ذہن نشین کرا دیتے۔ آپ کے تمام شاگرد آپ سے خوش رہتے تھے

اس وقت آپ کے مناقب کا ذکر کرنا مقصود نہیں۔ کیونکہ اخبار میں اس کے متعلق اس وقت تک کافی لکھا جا چکا ہوگا۔ صرف ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس سال ۸؍ جنوری کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے باعلام الٰہی یہ اعلان فرمایا کہ مصلح موعود جس کے ظہور کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ وہ آپ ہی ہیں۔ یہ بات تمام افراد جماعت کے لئے خوشی کا موجب ہوئی۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ رضؓ اور سید محمد اسحاق صاحب رضؓ کی وفات سے پہلے جو جماعت کے لئے موجب رنج و غم ہونے والی تھیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر یہ انکشاف فرما کر کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے ایک رنگ میں ہمدردی کا اظہار کیا۔ تا وہ آنے والی مصیبت پر صبر کر کے خدا تعالیٰ کی رحمت کی وارث ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتداء سے یہی مقدر تھا۔ کہ مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے بھی دو عزیز وجود وفات پائیں۔ اور مصلح موعود کے دعوے کرنے کے بعد بھی دو معزز وجود ہم سے جدا ہوں۔ چنانچہ آپ کی پیدائش سے پہلے سیدہ عصمت صاحبہ اور صاحبزادہ بشیر اول کی وفات ہوئی اور اب مصلح موعود کا دعویٰ کرنے کے بعد ام طاہر سیدہ مریم بیگم صاحبہ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات ہوئی۔ ایک عورتوں میں سے اور ایک مردوں میں سے۔ جیسا کہ پیدائش سے پہلے بھی ایک لڑکی کی وفات ہوئی۔ اور بعد میں لڑکے کی۔ جس میں اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصلح موعود کے زمانہ میں اطفال اور خدام احمدیہ اور انصار اللہ اور عورتوں اور مردوں سب کو غیر معمولی طور پر قربانیاں کرنا ہوں گی۔ جن کے نتیجہ میں وہ خدا کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بشیر اول کی وفات پر فرمایا۔ کہ اس کی وفات سے پہلی قسم انزال رحمت کی پوری ہوئی۔ جو مصائب پر صبر کرنے والوں پر ہوتی ہے اور ان پر جو صبر کرتے ہیں۔ کامیابی کی راہیں کھولی جاتی ہیں۔ اسی طرح ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ان دونوں حادثوں کو بھی جماعت کی عورتوں اور مردوں کے لئے رحمتوں اور برکات کے نزول کا موجب بنائے۔ آمین

خاکسار جلال الدین شمس از لندن

# سالانہ رپورٹ سیکرٹریان امور عامہ

پیشتر ازیں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ سالانہ رپورٹ کارگذاری بابت سال ۲۳-۱۳۲۲ھش (از یکم مئی ۲۳ھش تا ۳۰؍ اپریل ۲۳ھش) سیکرٹریان امور عامہ تیار کر کے بھجوا دیں لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک کسی ایک جماعت کی طرف سے بھی رپورٹ نہیں آئی۔ اس لئے یہ دوبارہ اعلان کرایا جاتا ہے کہ سیکرٹریان امور عامہ اپنی مطلوبہ رپورٹیں جلد از جلد دفتر نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ تا نظارت اپنی سالانہ رپورٹ مکمل کر سکے۔ اشد ضروری ہے۔ ناظر امور عامہ

# مجلس مرکزیہ انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ

۲۷؍ جون بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالبرکات غربی میں انصار اللہ قادیان کا جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب نے حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت حافظ صاحب سلسلہ کے ایک قابل قدر فرد تھے۔ اور ان کی ذات نافع الناس اور آپ احمدیت کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔

خاکسار زعیم دارالبرکات غربی اور مولوی عطا محمد صاحب زعیم دارالبرکات شرقی نے اپنے اپنے محلہ کی کارگذاری سنائی۔ ازاں بعد بابو فقیر علی صاحب نے انصار کو باہمی ہمدردی۔ محبت اور تعاون کی ترغیب دی۔ مولوی قمر الدین صاحب نے تربیت کے متعلق تقریر کی۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے "تبلیغ کی اہمیت و ضرورت" کے موضوع پر تقریر کی اور انصار کو تبلیغ کرنے کی طرف مؤثر انداز میں توجہ دلائی۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے "انفاق فی سبیل اللہ" پر تقریر کی۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے نے انصار اللہ کو ہر قسم کی قربانی کرتے ہوئے تبلیغ کرنے کی تاکید فرمائی۔

صاحب صدر نے جلسہ کے اختتام پر فرمایا۔ کہ ہمارے ان جلسوں کی سب سے بڑی غرض تربیت انصار ہے۔ لیکن اگر یہ پوری نہ ہوئی تو ہمارے ان جلسوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس اصل کو ملحوظ رکھیں۔ آخر میں انصار اللہ کی مکمل حاضری لی گئی۔ اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ خاکسار محمد الدین زعیم انصار اللہ دارالبرکات

# سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد نماز تہجد کے متعلق

اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کو کسی روحانی عہدہ پر سرفراز فرماتا ہے۔ تو اس کی رہنمائی بھی خود فرماتا ہے۔ اور وہ مخلوق خدا کی رہنمائی کا موجب بنتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کو سلسلہ کی خدمات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ اور حضور کی ہر ہدایت جماعت کو کامیابی کے قریب تر کرنے والی ہے۔ تازہ ہدایت جو حضور نے فرمائی ہے۔ وہ تہجد کے متعلق ہے۔ اور تہجد جو نفلی نماز ہے۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ و اقوم قیلا (مزمل) کہ رات کو اٹھنا نفس کی اصلاح کے لئے بہترین علاج ہے۔ اور مضبوط کیرکٹر بنانے والا فعل ہے بخاری شریف میں ہے۔ ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل الخ۔ کہ نوافل کے ذریعہ انسان خدا کے قرب میں جگہ لے لیتا ہے۔ حتیٰ کہ فنا فی اللہ کا مقام اُسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جب انسان کی پیدائش سے یہی مقصود اعظم ہے۔ تو پھر اُسے کیوں نہ اختیار کیا جائے۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ جملہ مجالس انصار اللہ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ ممبران انصار اللہ میں باقاعدگی سے تہجد کی نماز ادا کرنے کی تلقین جاری کریں۔ اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور غلبہ کے لئے خاص دعاؤں پر زور دیا جائے۔ نیز اپنی ماہواری رپورٹ میں جو مرکز کو بھیجی جائے۔ اس امر کا ذکر کیا جائے۔ کہ ان کی مجالس میں کس قدر احباب باقاعدہ تہجد گزار ہیں اور کس قدر بے قاعدہ۔ خاکسار شیر علی صدر انصار اللہ مرکزیہ

# عربی تقاریر میں پہلا انعامی مقابلہ

ایک دوست با بو عطاء اللہ صاحب ممدوحہ نے ایک رقم بھجواتے ہوئے تجویز پیش کی ہے کہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام عربی تقاریر میں مقابلہ ہونا چاہیئے۔ اور اس میں اول و دوم رہنے والے کو انعام دیا جایا کرے۔ نظارت تعلیم و تربیت نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بلاشبہ

## احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

"الفضل" جن مشینوں پر چھپتا ہے۔ ان کے بار بار ٹوٹ جانے سے الفضل کی ترسیل میں ایک عرصہ سے تاخیر واقع ہو رہی ہے جس کے باعث احباب کو تکلیف پہنچ رہی ہے۔ میں اس ضمن میں احباب سے تہ دل سے معذرت خواہ ہوں۔ میں نے گزارش کی تھی کہ پریس کی خرابی کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگرچہ جنگ نے جو حالات پیدا کر رکھے ہیں۔ ان کے پیش نظر فوری طور پر اصلاح کی صورت پیدا کرنا ناممکن امر تھا اور ہے۔ تاہم پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد سے جلد پریس کی دقت کو دور کیا جائے یقین ہے کہ ان شاء اللہ تھوڑے عرصہ میں کامیابی ہو جائے گی۔

دوسری ضروری گزارش کاغذ کی قلت کے سلسلہ میں ہے۔ ہمارے لئے کاغذ کی جو ماہوار مقدار مقرر ہے وہ اشاعت بڑھ جانے کے باعث اس قدر کم ہے کہ موجودہ حجم کو برقرار رکھنا سخت مشکل ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں ہر ممکن سعی کی جا رہی ہے

خاکسار منیجر الفضل

## تقرر امراء و نائب امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک امیر یا نائب امیر مقرر فرمایا ہے:-

(۱) سرائے نورنگ۔ صاحبزادہ محمد طیب خان صاحب - امیر

(۲) منٹگمری - چوہدری محمد شریف صاحب وکیل - امیر

(۳) منٹگمری - شیخ فضل کریم صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس - نائب امیر

(۴) گورداسپور مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ - امیر

(۵) دہلی - بابو نذیر احمد صاحب " "

(۶) " - حافظ عبدالسلام صاحب نائب امیر

جملہ احباب کو الگ بذریعہ چٹھی بھی اطلاع کی جا رہی ہے

ناظر اعلیٰ قادیان

## سکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

جماعتوں کے امراء و سیکرٹریان تعلیم و تربیت کے نام رپورٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں سیکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق نہایت مستعدی سے تعلیم و تربیت کا کام کریں۔ اور ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک سالانہ ماہ کی رپورٹ بھجوا دیا کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

## ۳۱ جولائی سابقون کا دوسرا دور ہے

تحریک جدید کی وہ فوج ہے "جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسلام کی فتح کے لئے ایک مستقل اور پائیدار بنیاد قائم کرے۔ اور یہ فوج اپنا ایک ایسا نشان چھوڑ جائے جس کے ذریعہ ہمیشہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ ہوتی رہے" کیا آپ نے اس تحریک کے دسویں سال کا چندہ ادا کر دیا؟ - اگر نہیں تو آپ نوٹ کریں کہ ۳۱ جولائی تک سال دہم کا چندہ ادا کر دینا سابقون کے دوسرے دور میں آتا ہے اب آپ جلد سے جلد ۳۱ - جولائی سے قبل داخل کر کے اپنے دوسرے دور کے حق کو محفوظ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

## قابل توجہ امر

پچھلے سال مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر سکرٹری مال ایک فہرست دفتر ہذا کو ارسال کیا کرے کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کر دی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو فلاں کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے۔ مگر ابھی تک اکثر جماعتیں اس پر عمل نہیں کر رہیں۔ امسال انتظار کر کے پھر یہ معاملہ مشاورت میں پیش کیا جائیگا کہ فلاں فلاں جماعت نے اس پر عمل کیا اور فلاں فلاں نے نہیں کیا۔ اس لئے احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مرکزی جماعتیں تو ایسا سمجھتی ہیں گویا کہ ہم اس اعلان سے مخاطب ہی نہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنا لازمی امر ہے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

## فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدی دوستوں اور ان کے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں جہاں کہ جماعت قائم ہے تو وہ اپنا چندہ مقامی جماعت کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کر لیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔

نیز جماعتوں کے عہدہ داروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کے سکرٹری مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست مع مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں اور وضاحت سے تحریر فرمائیں کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے تا جن دوستوں سے ...

صرف چندہ وصول نہ ہو رہا ہو ان سے براہ راست وصولی کی ... ناظر بیت المال

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ



**بمبئی** ۳۰- جون - معلوم ہوا ہے - کہ گاندھی جی کو لارڈ ویول وائسرائے ہند کی طرف سے انکے خطوط کا جواب پہنچ گیا ہے - گاندھی جی نے لکھا تھا کہ انہیں براہ راست کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کرنے دیجائے - ورنہ وائسرائے انہیں ملاقات کا موقع دیں تا وہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے اپنی ملاقات کی ضرورت کو واضح کر سکیں وائسرائے نے گاندھی جی کی کوئی تجویز منظور نہیں کی -

**بمبئی** ۳۰- جون - اعلان کیا گیا ہے کہ آسام کی لڑائی میں یکم جنوری سے ۳۱ مئی تک چودھویں برطانوی فوج کے چودہ ہزار جوان ہلاک یا لاپتہ ہوئے اور بارہ ہزار زخمی - اور جاپانیوں کے ۴۱ ہزار سات سو ہلاک اور بیس ہزار زخمی ہوئے ہیں -

**لاہور** ۳۰- جون - پریس کانفرنس میں ڈائرکٹر سول سپلائز نے بتلایا کہ ریل اور ٹرک کے ذریعہ پنجاب سے کپڑا باہر بھیجنے کی گورنمنٹ نے ممانعت کر رکھی ہے مگر بزازوں نے پوسٹ پارسلوں کے ذریعہ کپڑا پنجاب سے باہر بھیجنا شروع کر دیا ہے - اور کپڑے کے پارسل بھاری تعداد میں ڈاکخانوں میں پہنچ رہے ہیں - چنانچہ اب گورنمنٹ نے پوسٹل پارسلوں کے ذریعہ بھی کپڑا باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے

**لنڈن** ۳۰- جون - برطانیہ کے نائب وزیر پرواز نے ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ میری ذاتی رائے ہے کہ دشمن ابھی بہت طاقتور ہے - اسے آخری شکست دینے کے لئے کافی عرصہ لگے گا -

**کٹک** یکم جولائی - صوبہ اڑیسہ میں انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کی رو سے آئین معطل کر دیا گیا - اور تمام اختیارات گورنر کے ہاتھ میں چلے گئے ہیں -

**پشاور** ۳۰- جون - معلوم ہوا ہے کہ اگر سرحد میں اناج کی قلت پر جلد قابو نہ پایا گیا تو سرحد کی وزارت ٹوٹ جائے گی خانبہادر سعد اللہ وزیر زراعت نے لیگی وزارت کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے -

**ماسکو** ۳۰ جون - وائٹ روس میں جرمن فوجوں میں بھگدڑ تاریخ کی سب سے بڑی شکست کی شکل اختیار کر رہی ہے ایک روسی جرنیل نے کہا ہم محسوس کر رہے ہیں کہ ہم ۱۹۴۱ء کے موسم گرما کے حملہ کا انتقام لے رہے ہیں - جرمنی کو جو شکست ہو رہی ہے ہم نے اس کا کبھی دسواں حصہ بھی نہیں دیکھا تھا اب جرمنی صدیوں تک نہیں اٹھ سکے گا -

**منی پور محاذ** ۳۰- جون - ریاست منی پور کے صدر مقام کے لئے ابھی خطرہ دور نہیں ہوا - کیونکہ گزشتہ چند ہفتوں میں جاپانیوں کو بھاری کمک پہنچ گئی ہے -

**لکھنؤ** ۳۰- جون نیشنل ہیرلڈ کے ڈائرکٹروں نے گورنمنٹ آف انڈیا سے اخبار کو دوبارہ جاری کرنے کی درخواست کی تھی - جسے گورنمنٹ نے نامنظور کر دیا ہے - نیشنل ہیرلڈ نے ۱۵- اگست ۱۹۴۲ء کو رضاکارانہ طور پر اپنی اشاعت بند کر دی تھی - گورنمنٹ نے اس کی عمارت پر قبضہ کر لیا تھا - جو فروری ۱۹۴۴ء تک اس کے قبضہ میں رہی -

**لنڈن** ۳۰- جون آج ہاؤس آف کامنز میں وزیر پرواز سے پوچھا گیا کہ بغیر ہوا باز کے ہوائی جہازوں کا مقابلہ کس طرح کیا جاتا ہے - آپ نے کہا یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے کہ جرمنوں کو اس بارے کوئی اطلاع نہ ملے کہ برطانیہ نے ان جہازوں کے خلاف کیا تدابیر اختیار کی ہیں - نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ یہ جہاز بالکل نئی چیز ہے - یہ حیرت انگیز اور تشویش انگیز ہے - لیکن اس سے جنگ کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑا - ۱۹۴۰-۱۹۴۱ء میں جرمنوں نے برطانیہ پر جو ہوائی حملے کئے تھے ان کے مقابلہ پر ان سے بہت کم نقصان ہوا ہے -

**لنڈن** ۳۰- جون - ایک برطانی انجنیر نے ایک ایسا پل تیار کیا ہے جسے آسانی کے ساتھ اکٹھا کر کے لے جایا سکتا ہے اس پل سے ۲۴۰ فٹ کا فاصلہ بغیر کشتیوں کے طے کیا جا سکتا ہے - یہ پل بیس ٹن بوجھ اٹھا سکتا ہے - اس پل نے بحیرۂ روم کی لڑائیوں میں جنرل منٹگمری کی بھاری مدد کی - ایک کتاب کی مدد سے ایک معمولی سپاہی اسے جوڑ سکتا ہے - اس کا ہر ٹکڑا دس فٹ لمبا ہوتا ہے جو کہ سرے ایک دوسرے سے جوڑ کر آگے دھکیلے جاتے ہیں - حتیٰ کہ پل مکمل ہو جاتا ہے

**شملہ** ۳۰- جون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ملک معظم کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ اس سارے نقصان کا ستر فیصدی برداشت کرے جو حال ہی میں بمبئی میں دھماکوں سے ہوا ہے - کل بتیس کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے - اس کی تلافی کے لئے انشورنس کمپنیاں چھ کروڑ روپیہ ادا کرینگی - اور باقی نقصان حکومت ہند اور حکومت برطانیہ مشترکہ طور پر برداشت کرینگی -

**لنڈن** ۳۰- جون - کل دارالعوام میں ایک ممبر نے یہ تجویز پیش کی کہ جرمنوں کی طرف سے اڑنے والے بموں کے استعمال کے خلاف پاپائے روم سے ملاقات کی جائے - کیونکہ وہ شہریوں پر اندھا دھند بمباری کی مذمت کر چکے ہیں اگر پاپائے روم نے ان بموں کی مذمت کی تو اس کا کیتھولک جرمنوں پر بڑا اثر پڑے گا - مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر پاپائے موصوف خود ضروری سمجھیں - تو ایسا کریں - ورنہ حکومت برطانیہ ایسی درخواست ہرگز نہ کرے گی -

**لاہور** ۳۰- جون - اطلاع ملی ہے کہ پنجاب مسلم لیگ کے ذمہ دار ارکان اور ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبروں نے یہ طے کیا ہے کہ وہ آزادانہ طور پر کام کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے عطا شدہ جاگیریں - مناصب اور خطابات واپس کر دیں - سنا جاتا ہے کہ نواب صاحب ممدوٹ ۹۶ ہزار کی جاگیر - خطابات اور آنریری مجسٹریٹی ترک کر دیں گے -

**واشنگٹن** ۳۰- جون - امریکن ہوائی جہاز بحرالکاہل میں ٹیمور سے کیرولائنز تک برابر حملے کر رہے ہیں - بیاک کے مغرب میں ایک جزیرہ کونشانہ بنایا گیا - ویواک کے پاس جاپانی فوج کے تین ڈویژن اپنی دوسری فوجوں سے کٹ چکے ہیں - ان کی اچھی طرح خبر لی گئی - امریکن ہوائی بیڑے کے چیف نے ایک بیان میں کہا کہ جاپان کی تباہی کے دن شروع ہو چکے ہیں -

**لنڈن** یکم جولائی - سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کان کے محاذ پر اتحادی دستوں نے دشمن کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ بہترین بکتر بند دستے میدان میں لائے ان دستوں نے کئی حملے کئے - مگر سب ناکام رہے اتحادی فوج مغرب کی طرف کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے شیربورگ میں دشمن کیپ ڈی لاہے کے علاقہ میں ابھی تک مقابلہ کر رہا ہے - دوسری برطانی فوج کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا کہ حملہ کا پہلا دور ختم ہو چکا ہے - اور دوسرا شروع ہونے والا ہے - ہماری فوج نے دریائے اوڈون کے پار مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں - نارمنڈی میں جو بکتر بند جرمن فوج آئی ہے - اس جیسی فوج ابھی تک نہ آئی تھی - جرمن روس کے محاذ سے ادھر ادھر فوجیں اس محاذ پر لا رہے ہیں -

**لنڈن** یکم جولائی - اٹلی میں اتحادی فوج ۷۵ میل چوڑے مورچہ پر برابر بڑھ رہی ہے - لیگ ہارن صرف بیس میل ہے ٹراسو نیو کے مغرب میں آٹھویں فوج نے جرمن قلعہ بندیوں کو توڑ دیا ہے - اور اب سیانا سے سات میل پرے جد ہلیوں اور سڑکوں کا بہت بڑا مرکز ہے -

**لنڈن** یکم جولائی - یہاں کے باخبر حلقوں کی رائے ہے - کہ اگلے سات روز میں کان میں جو لڑائی ہوگی - فرانس کی آزادی کا فیصلہ اس پر منحصر ہے - کان کی لڑائی کا اثر بہت دور تک پڑے گا - کان اپنی اہمیت کے لحاظ سے پیرس سے کم نہیں -

**لنڈن** یکم جولائی - روسی فوجیں سارے محاذ پر برابر آگے بڑھ رہی ہیں - ڈنیپر - ڈی ونیا اور برسنیا گویا تمام مورچوں پر جرمن قلعہ بندیوں کو بالکل توڑ دیا ہے - دشمن کا فوجی نظام بگڑ چکا ہے - اور جرمن فوجیں سخت گھبراہٹ کی حالت میں پیچھے ہٹ رہی ہیں - روسی اب ۱۹۳۹ء کی پولینڈ کی سرحد تک پہنچ چکے ہیں

**واشنگٹن** یکم جولائی - جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جزیرہ سائیپان میں اب تک ۴۷۴۱ جاپانی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہو چکے ہیں -

**واشنگٹن** - یکم جولائی - پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک قانون پر دستخط کر دیئے ہیں جس میں امریکہ نے فلپائن سے وعدہ کیا ہے کہ اسے آزاد کرانے کے بعد خود مختار حکومت دیدی جائے گی -

**کانڈی** یکم جولائی - اتحادی پیدل فوج اور ہوائی جہاز جاپانیوں کو کوہیما امپھال روڈ کے مشرق سے ہٹانے کے لئے برابر حملے کر رہے ہیں - بلیل سے ٹامو جانے والی سڑک پر دشمن کے دستوں سے کئی جھڑپیں ہوئیں